رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی علادی

ہو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

از دفتر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر وی وی ائی ایم قاسم علی

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ - مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۶ء | نمبر ۲۳-۲۴

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں و حضور علی الصبح درس قرآن مجید دیتے ہیں ؛

۲۔ مکرم حافظ روشن علی صاحب سوا پارہ روزانہ درس دیتے ہیں ۔ ۲۴ جون پارہ ۲۶ ختم ہوا صبح درس الحدیث دیتے ہیں ۔ اور ایک پارہ قرآن مجید رات کو تراویح میں سناتے ہیں ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ؛

۳۔ گرمی شدید ہے ۔ خدا باران رحمت نازل فرمائے ۔

نصر من اللہ

اسلام کی صداقت اسکی پاک تعلیم میں ہے ۔ جسکے قائل بعد تحقیقات اہل یورپ بھی ہو رہے ہیں ۔ لیکچر ہال اسٹریٹ لندن میں قاضی عبداللہ صاحب کا لیکچر اس ہفتہ کا سنکر ایک معزز صاحب اور انکی لیڈی نے جو آگے بھی قاضی صاحب سے ہائڈ پارک میں گفتگو کر چکے تھے ۔ سامنے کے سامنے صاف اقرار کیا کہ یہ سب دلائل درست ہیں ہمیں اسکے ساتھ اتفاق ہے ایک معزز لیڈی بنام مس بائی سوتھ حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی ۔ اسلامی نام مریم رکھا گیا اور انکی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح بھیجدی گئی ہے ۔

خادم دین ۔ ایم ۔ ایس ۔ عباسی لنڈن

ولایت میں تبلیغ اسلام

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جو دلوں کو ہدایت دینے والا ہے ۔ ہمارے مبلغ اسلام حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب کی شب و روز کوششیں جو دین متین کے واسطے وہ کر رہے ہیں محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بار آور ہو رہی ہیں ۔ اس ہفتہ میں بھی ایک انگریز صاحب ممبی جارج گرجو شروع ماہ حال سے فوجی خدمت سے فارغ ہو چکے ہیں ماہ اسی وقت سے حضرت مفتی صاحب اور قاضی عبدالمنعم صاحب کے زیر تبلیغ تھے ۔ مشرف باسلام ہوئے ہیں اللھم زد فزد ۔ خاکسار عبدالحی عرب (مولوی فاضل) لنڈن

ناظرین فاروق
عید مبارک باشد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان - ۱۹ جون ۱۹۱۹ء

احمدیہ یتیم خانہ

الحمد للہ ہر آں چیزے کہ خاطر میخواست

آخر آمد در پس پردۂ تقدیر پدید

جو تحریک گذشتہ پرچہ فاروق میں احمدیہ یتیم خانہ قادیان کے متعلق قوم کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ وہ خدا کے فضل سے بار آور ہونے لگی ہے۔ اور بزرگان قوم کے دل پر اس کا پورا اثر ہوا ہے۔ اور سابق بالخیر احباب نے اس قومی ضرورت کو بخوبی محسوس کیا ہے۔ اسلئے امید قوی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا یہ منشاء مبارک اور ارادہ مصمم کہ بعد یہ یتیم خانہ قائم ہو کر قوم کے یتامیٰ کی پرورش تعلیم و تربیت کا باقاعدہ انتظام کیا جاوے۔ خدا کے فضل و کرم سے جلد پورا ہو کر رہے گا اسوقت کی ضروریات کے لئے تو صرف ایک ہزار روپیہ کی فراہمی کے لئے قوم کے سامنے اپیل کی گئی تھی۔ جو ابتدائی اخراجات (پوشاک و دیگر سامان بستر و چارپائی وغیرہ) یتامیٰ کے واسطے مطلوب ہیں۔ اور اس ایک ہزار کے لئے یہ تجویز پیش کی تھی کہ احمدی قوم کے صرف بیس سربرآوردہ ذیمقدرت احباب اگر پچاس پچاس روپیہ اس ماہ رمضان المبارک میں خدا کی راہ میں یتامیٰ کے لئے خیرات دیں تو ایک ہزار روپیہ عید سے قبل قبل جمع ہو جاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ میری اس آواز پر سب سے اول لبیک کہنے والے میرے قدیمی محذوم و مکرم اور پیارے مخلص بھائی خان صاحب ذوالفقار علیخاں آف رام پوری نکلے۔ جنھوں نے باوجود کثیر العیالی و کم آمدنی کے اپنے ضروری اور ذاتی اور اپنے بچوں کے مصارف کو کم کر کے مبلغ پچاس روپیہ یتامیٰ کے واسطے ارسال فرما کر ثواب عظیم اور سبقت فی الخیرات کا درجہ حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکے اہل و عیال کو دین و دنیا میں بڑی بڑی برکتیں اور ترقیاں عطاء فرماوے۔ آمین۔

اسی دن جبکہ آپ کا روپیہ آیا۔ مکرمی اخویم حکیم محمد قاسم صاحب فیول کلرک لالہ موسےٰ نے مبلغ دس روپیہ یکمشت ارسال فرمائے۔ اور ساتھ ہی وعدہ فرمایا کہ وہ ماہوار امداد یتامیٰ میں حصہ لیا کرینگے۔ حکیم صاحب موصوف ایک صاحب مدرسیدہ بزرگ ہیں کہ آپ کا جوان بیٹا فوت ہو گیا تھا۔ اس کی یاد ان کو ہمیشہ خدا سے حضور دعائیں کرنے کا خوب موقع دیتی رہتی ہے۔ تمام ناظرین اخبار سے خاکسار کی گذارش ہے۔ کہ وہ درد دل سے حکیم صاحب ممدوح کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ انکو مرحوم بچہ کے نعم البدل زندہ رہنے والے کئی بیٹے عطا فرماوے۔ کیونکہ اسکے آگے یہ امر آسان ہے۔ آمین۔

اسی دن مکرم محترم خان عبدالرحمن خان صاحب خلف الرشید عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ نے اپنی شادی کے شکریہ میں مبلغ ۱۰۰ روپیہ یتامیٰ کے واسطے ارسال فرمائے۔ اللہ تعالےٰ اب سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

بعد ازیں احباب ذیل نے یتامیٰ کے واسطے امداد ارسال فرمائی ہے۔

حکیم محمد حسین صاحب بلیڈ گڈھ ۔ جناب منشی ہاشم علی صاحب قانونگو ۔ منشی علی نواز خانصاحب پٹواری ضلع ۔ محمد چراغ خانصاحب غیر احمدی

یتیم خانہ قائم ہو گیا

بیننے گذشتہ پرچے میں یہ لکھا تھا کہ جب تک اپنا یتیم خانہ خدا کے فضل سے نہ بنجائے۔ اسوقت تک کرایہ کا مکان لے کر یتیم خانہ اسمیں بنایا جاویگا۔ مکان تلاش ہو رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مکان کرایہ پر مل گیا۔ جو ۱۲ روپیہ سالانہ یعنے دس روپیہ ماہوار کرایہ پر لیا گیا ہے۔ گذشتہ اپیل ایک ہزار میں سے تا حال ۱۰۵ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور ۸۹۵ باقی ہے۔ جو بہت ہی جلد پورا ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ عید کے لئے یتامیٰ کے کپڑے جوتے وغیرہ بنوانے ضروری تھے۔ جسکے لئے خاکسار سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ نے تین سو روپیہ خدا کا توکل پر قرض لے کر بیاس وغیرہ کی تیاری میں لگا دیا ہے وہ ادا کرنا ہے۔ اس ایک ہزار کے علاوہ اب ماہوار ۱۲ کرایہ مکان کا ہے۔ جو پیشگی اسواسطے ادا کرنا پڑا ہے کہ حسب منشاء خاکسار مکان یتیم خانہ کی درستگی و مرمت ضروری کرائی جاوے۔ مالک مکان نے کہا کہ ایک سال کا کرایہ پیشگی دے دو تو اس روپیہ سے مکان درست کرایا جائے گا۔ اسواسطے ۱۲ پیشگی دیدئے ہیں پاس کوئی بامید دوست ہاتھ بڑھائے۔ اور یتیموں کے گھر کا کرایہ ادا کر کے جنت میں ایک گھر خرید لے کرایہ مکان کے علاوہ ماہواری اخراجات خوراک وغیرہ کا سوال ہے۔ جو قریباً تیس لڑکے لڑکیوں کا قوم کے ذمہ ہے۔ اور اس گرانی کے زمانہ میں کم از کم بحساب پانچ روپیہ فی بچہ ماہوار خرچ ہو گا۔ جو کل خرچ ماہانہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار کے قریب خوراک کا ہو گا اسلئے میں بلا کسی دردانگیز تمہید اور جذبات کو ابھارنے والے الفاظ کے صاحب دل اور موقعہ شناس اور حس رکھنے والے قلب اور خدا ترس رحیم و کریم دوستوں کے سامنے موٹے اور کھلے الفاظ میں خدا کے لئے دست سوال دراز کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا اوصاف والے اصحاب اپنے کھانے سے پہلے اور اپنے بچوں کو کھانا کھلانے سے قبل اپنے مرحوم احمدی بھائیوں کے لخت جگر

یتیم بچوں کے لئے کھانا پہنچائیں

میں یقین کرتا ہوں کہ اس زمانہ کے مرسل اور خدا کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر جمع ہونیوالی قوم اپنے سینہ میں محسوس کرنے والا دل رکھتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ضرور یتیموں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر محض رضائے مولا کے لئے مقدم کرے گی۔ اور جب تک ان کے پیٹ بھرنے کے لئے سامان نہ پہونچا لیگی خود پیٹ بھر کر نہ کھائے گی۔ اور یتیموں کو کھلا کر ان کی دعائیں لیگی۔

سوائے احمدی قوم! یہ تیرا فرض ہے۔ کہ اپنی قوم کے یتامیٰ کو بھوک پیاس سے بچائے۔ ان کی پرورش فرمائے۔ لہذا مستقل انتظام کر کے ماہوار ان یتیموں کے لئے عطا کر۔ جو تو نے ہی یہ بوجھ اٹھانا ہے۔ یہ بوجھ تجھے ناگوار نہ ہو۔ تو خوش ہو کہ خدا نے تجھے ہر ایک نیکی کو حاصل کرنے کا موقعہ دیکر اوس میں حصہ لینے کی توفیق بخشی۔ یہ یتیموں کا بوجھ تیری پہلے بوجھوں سے علاوہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اگلا بار اٹھا کر پھینک دے۔ اور بجائے اس کے اس گٹھڑی کو جو ہلکی سی ہے۔ اٹھالے۔ انہیں خدا نے تجھے پہلے سے زیادہ قوت، ہمت، طاقت، حوصلہ اور سامان عطا کیا ہے۔ اسلئے تیری طاقت کے مطابق ہی جہاں ہمت میں ترقی دی ہے۔ ساتھ ہی ایک تھوڑا بار بھی پہلے بار کے ساتھ اٹھانے کو دیدیا ہے۔ سو تو مردانہ وار اس کار خیر میں شرح صدر اور پوری دلبستگی سے قدم بڑھا اور لمبا ہاتھ کر۔ خدا تجھے پھر اس سے زیادہ برکت دیگا۔

یہ ڈیڑھ سو کا خرچ ماہ بماہ ہوگا۔ جس مہینے میں تو نے یہ رقم ادا نہ کی۔ تو تیرے یتیم بچے بھوکے رہینگے۔ یا قرض اٹھا کر ان کو کھلایا جائے گا جس کو پھر تو نے ہی ادا کرنا ہے۔ کیونکہ تو ہی اصل ذمہ دار ہے ؎

بہ بذل مال در راہش کسے مفلس نمیگردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

خاکسار

قاسم علی سپرنٹنڈنٹ احمدیہ یتیم خانہ قادیان

عید سے پہلے

جن جن احمدی دوستوں کی نظر سے یہ پرچہ گذرے۔ ان سب سے خدا کے لئے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ عید کے دن جو کچھ خرچ کرنے کے واسطے اپنے نور چشم بچوں کو اپنی توفیق کے مطابق دیں۔ اوس سے کم از کم نصف اپنے مرحوم دینی بھائیوں کے لخت جگر یتیم بچوں کے لئے بھی ضرور عطا کریں۔ اور عید سے پہلے پہلے عطا کریں کیونکہ یہ بچے بھی تمہارا ہی منہ تک رہے ہیں اور تمہارے ہی ہاتھوں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

خاکسار قاسم علی

سپرنٹنڈنٹ احمدیہ یتیم خانہ قادیان

بیادگار حضرت قاضی مظہر الحق احمدی رضؓ

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب احمدی شاہدرہ)

حضرت مظہر جوان پاک باطبع سلیم
خوبصورت نیک سیرت با حیا مرد فہیم

نوجوان پارسا و عالم نیکو عمل
خوشخصال و خوش کلام و اسوۂ خلق عظیم

مظہر الحق یوسف ابن موسوی منہاج دین
ساکن کوت نجیب اللہ زایام قدیم

ہمچو ابراہیم بدور ابتلا ثابت قدم
یوسف آسا آل یعقوب الکریم ابن الکریم

تابع شرع محمد مومن قرآن پاک
پیرو احمد۔ قدم زن بر صراط المستقیم

بود در اسلامیہ کالج پشاور رہ گزین
از پئے تحصیل علم عرب با عزم صمیم

یوم سادس از رجب یوم الاحد بعد عصر
گشت چوں مشغول سیر سبزہ و باد نسیم

ناگہاں اُفتاد بر خاک آں جوان سرو قد
چوں رسیدش حکم رحلت از خداوند رحیم

سن ہجری بود ہزار و سہ صد و ہم ہفت و سی
چوں صعود روح پاکش شد بہ جنات النعیم

بست و سہ بدن عمرش چوں جوانمرگ شد
زیں خبر دل اندرون سینہ ما ماند دو نیم

دل بدرد آید ز مرگ ایچنین فرخندہ خو
لیک خوشنود یم بر فعل خداوند علیم

سر فدائے حق نمود و حق ز دست خود نداد
پایہ گاہش در میان صادقاں شد بس فخیم

خیر تم آید چو یاد آید مرا اصلاح او
ہر چہ ما گفتیم داخل شد در آں طبع سلیم

گرچہ جنس نیکواں ایں دہر بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا در یتیم

دل بدرد آید چو آید مظہر الحق یاد من
اشک مے ریزد دو چشم دفتاں فی الیم

یا الٰہی عفو کن گر رفتہ باشد زو خطا
نیز گردانش ز فضلت مورد اجر عظیم

عاکف دوش منقطع شد بہر تاریخ وفات
گفت یوسف یاد روحش دار در جنات النعیم

۱۳۴۵ - ۸ - ۱۳۳۷

ضروری اعلان

جو اصحاب فاروق کی خریدار یا احمدیہ یتیم خانہ کے لئے کوئی عطیہ ارسال کریں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ روپیہ کی تفصیل لکھتے ہوئے بحریک یتیم خانہ کے نام سے بھیجا کریں۔ تاکہ وہ فاروق کی اپیل متعلق یتامیٰ میں جمع کیا جائے۔ اور اس کی اطلاع سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ کو بھی دیدیا کریں تاکہ اخبار میں ان کا شکریہ لکھا جاوے۔ خاکسار قاسم علی سپرنٹنڈنٹ احمدیہ یتیم خانہ

اطلاع بار دیگر

جن احباب کا فاروق کا چندہ سہ ماہی ۳۰ مارچ کو ختم ہو چکا اور جن کا چندہ ششماہی ۳۰ جون کو ختم ہوگا اور جن احباب نے وی پی واپس کر دیئے ہیں۔ ان سب کے نام واجب الوصول چندہ کا وی پی اگلا پرچہ کیا جائیگا اگر اطلاع دوبارہ دیجائے اور کوئی اطلاع نہ دیجائے احباب وی پی مرسلہ کو وصول فرمالیں۔ واپس کرنے کی شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں

اولیاء و ابدال

گذشتہ ایام کی بات ہے۔ کہ ہم سے سوال کیا گیا تھا۔ کہ اگر "خاتم النبیین" کے معنے نبی تراش کے ہیں تو "خاتم الاولیاء" کے معنے ولی تراش کے ہوئے۔ پس دکھانا چاہیئے۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں کون کون اولیاء ہیں۔ اور اگر سلسلہ احمدیہ میں اولیا ہوں تو بتانا پڑے گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اور آپ کے بعد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہزاروں نبی ہوئے۔ اور اگر سلسلہ احمدیہ میں ولی نہیں ہوئے تو ثابت ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد بھی کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ سائل صاحب نبی اور ولی میں فرق نہیں کر سکتے۔ اگر وہ فرق کر سکتے تو ایسا اعتراض نہ کرتے۔ کیونکہ نبی اور چیز ہے اور ولی اور۔ نبی ولی تو ہوتا ہے۔ لیکن ولی نبی نہیں ہوتا۔ نبی خدا تعالےٰ اسوقت مبعوث فرمایا کرتا ہے۔ جب دنیا کی حالت بد سے بدتر ہو جایا کرتی ہے۔ اور ہر قسم کی حالتوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور خدا سے لوگوں کا تعلق قطع ہو کر شیطان سے قائم ہو جاتا ہے۔ اور آسمان کی طرف سے ان کی توجہ ہٹ کر زمین کی طرف لگ جاتی ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ اپنے نبیوں کو مبعوث فرماتا ہے اور نبی وہ ہوتے ہیں۔ جن کی خدا اپنے ہاتھ سے تربیت کرتا اور ان کے سینوں کو اپنے نوروں سے بھر دیتا اور ان کے قلوب کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ وہ آتے ہیں اور اگر دنیا کے رخ کو زمین سے آسمان کی طرف پھیر دیتے۔ اور لوگوں کے تعلق کو شیطان سے قطع کر کے رحمٰن سے وابستہ کر دیتے۔ اور ان کو اولیاء الرحمٰن بنا دیتے ہیں

اب غور کرو کہ نبی کریمؐ کی روحانی توجہ بے شک نبی تراش ہے۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں نبی کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر ضرورت ہوتی۔ تو خدا تعالےٰ نبی بنا دیتا۔ کیونکہ اسوقت ایسے لوگ موجود تھے۔ جو نبی ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ اور اسی لئے اُمت محمدیہ کے "روحانی علماء" کو مثیل انبیاء کہا گیا ہے۔ چونکہ اس وقت نبی کی ضرورت نہیں تھی۔ اور نبوت کی جو غرض و غایت ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باوجود سے بطرز احسن پوری ہو رہی تھی۔ اور ایسی ہو رہی تھی کہ آدمؑ سے لے کر عیسےٰؑ تک کسی نبی نے اس شان سے اس غرض کو پورا نہیں کیا تھا۔ اسلئے آپؐ کی موجودگی میں کوئی دوسرا نبی مبعوث کرنا خواہ وہ آپؐ کے خدام سے ہی۔ کیوں نہ ہوتا۔ ایک عبث کام تھا۔ جو خدا کی شان سے بعید ہے۔ اور جب تک آنحضرتؐ کے بعد آپؐ کے فیض سے تربیت پانے والے اولیاء اللہ جو مثیل انبیاء تھے۔ اُمت کی اصلاح کے لئے کافی تھے اس وقت تک خدا نے کسی کو مثیل انبیاء سے ترقی دے کر نبیوں کی صف میں کھڑا نہیں کیا۔ مگر جب دنیا میں ظلمت مستولی ہو گئی اور مثیل انبیاء کے وجود سے وہ کام انجام پذیر نہیں ہو سکتا تھا جو ایک نبی کر سکتا ہے اسوقت خدا نے ایک نبی کو مبعوث فرما دیا۔

بعض جہلاء کہہ دیا کرتے ہیں کہ اگر آنحضرتؐ کے وقت میں یا بعد میں ضرورت نہیں تھی تو خدا کا غرض تھا کہ ضرورت پیدا کرتا۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اس حماقت سے خدا تعالےٰ کی ہتک کرتے ہیں۔ کیونکہ آنحضورؐ کے وقت میں یا بعد میں نبی مبعوث کرنے کے لئے ضرورت پیدا کرنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ مخلوق جس نے حضور سے فیض اُٹھایا اور بڑی مشکل سے ہدایت یاب ہوئی تھی۔ خدا محض ایک نبی کو پیدا کرنے کے لئے ان سب کو گمراہ کر دیتا۔ تب وہ ضرورت پیدا ہوتی۔ جسکے لئے خدا کے نبی آتے ہیں۔ مگر کیا اس بات کو کوئی دانا مان سکتا ہے۔ کہ خدا ایک اور نبی مبعوث کرنے کے لئے اپنے عظیم الشان نبی کے تمام کارناموں کو خاک میں ملا دیتا۔ ہرگز نہیں

اب میں خیال کرتا ہوں کہ نبی اور ولی میں اسقدر فرق بتا دینے کے بعد یہ سوال تو خود بخود ہی حل ہو گیا۔ کہ آنحضرتؐ کے وقت میں یا معاً بعد کوئی نبی کیوں نہ آیا جبکہ آپؐ کی نوت قدسی نبی تراش تھی۔ میں اسکے جواب میں بتایا ہے کہ اسوقت نبی کی ضرورت نہ تھی۔ اب رہا سوال کا یہ حصہ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ان معنوں میں ہونے کے باوجود کہ آپؐ کی روحانی قوت نبی تراش ہے۔ آپؐ کے وقت میں نبی نہیں ہو سکتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ خاتم الاولیاء ہیں۔ آپؑ کے وقت میں کیسے کوئی ولی ہو سکتا ہے۔ سو اس کا جواب ہم نے یہ دیا ہے کہ انبیاء کی غرض بعثت ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اولیاء الرحمٰن بنائیں۔ اور لوگوں کو اپنی روحانی توجہ سے ابدال و اقطاب کے زمرہ میں داخل کریں۔

معترض صاحب نے پوچھا ہے کہ انہیں بتایا جائے کہ سلسلہ احمدیہ میں کون ولی ہے۔ اسکے جواب میں گذارش کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اُمت احمدیہ میں ہزاروں ولی ہیں۔ جنکو اہل بصیرت دیکھ سکتے ہیں۔ اولیاء و ابدال کے وجود کا پتہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود کے ہی الفاظ میں معترض کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۹۵ پر آپؑ ایک اعتراض دیکھیں گے جو "مولوی سید عبد الواحد صاحب" نے کیا تھا۔ جو یہ ہے کہ:۔

"اہل ظاہر تو چشم باطن نہیں رکھتے اس لئے ان لوگوں کا حضرت مسیح موعود کو نہ پہچاننا کچھ تعجب نہیں۔ مگر جو لوگ اہل اللہ و اہل باطن ہیں ان لوگوں کا تو حضرت کو بذریعہ الہام وغیرہ پہچاننا ضروری تھا۔ جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم رسالہ تذکرۃ المعاد میں امام مہدی موعودؑ کے حال میں لکھتے ہیں کہ:۔ "ابدال از شام و عصائب از عراق آمدہ باو دے بیعت کنند"

اس کا جواب تحریر فرماتے ہوئے حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہے کہ:۔

"ابدال کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ جو لوگ اپنے اندر پاک تبدیلی کر لیتے ہیں۔ وہی خدا تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نزدیک ابدال کہلاتے ہیں۔ اگر آپ ہی پاک تبدیلی پیدا کرلیں۔ اور لوگوں کی لعنت ملامت سے لاپرواہو کر حق پر فدا ہو جائیں۔ تو پھر آپ ہی ابدال میں داخل ہیں۔

میری جماعت میں اکثر ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اس سلسلہ کے لئے بہت دکھ اٹھائے ہیں اور بہت ذلتیں اٹھائی ہیں۔ اور جان دینے تک فرق نہیں کیا۔ کیا وہ ابدال نہیں۔ شیخ عبدالرحمن امیر عبدالرحمن کے سامنے اس سلسلہ کے لئے گلا گھونٹ کر مارا گیا۔ اور اس نے ایک بکری کی طرح اپنے تئیں ذبح کرالیا۔ کیا وہ ابدال میں داخل نہ تھا۔ ایسا ہی مولوی صاحبزادہ عبداللطیف جو محدث اور فقیہ اور سرآمد علماء کابل تھے اس سلسلہ کے لئے سنگسار کئے گئے۔ اور بار بار سمجھایا گیا کہ اس شخص کی بیعت چھوڑ دو۔ پہلے سے زیادہ عزت ہوگی۔ لیکن انہوں نے مرنا قبول کیا۔ اور بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی کچھ پرواہ نہ کی۔ اور چالیس دن تک پتھروں میں ان کی لاش پڑی رہی۔ کیا وہ ابدال میں سے نہ تھے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۶)

اور تذکرۃ الشہادتین میں حضرت اقدس انہی کے متعلق حضرت شہید مرحوم کے اس قول کی شرح میں کہ میں چھ روز میں پھر زندہ ہو جاؤں گا۔ فرماتے ہیں:۔

"اس قول کے یہ معنے تھے۔ کہ وہ زندگی جو اولیاء ابدال کو دیجاتی ہے۔ چھ روز تک مجھے ملیگی اور قبل اسکے جو خدا کا دن آوے۔ یعنی ساتواں دن۔ میں زندہ ہو جاؤں گا۔"

اس کے معاً بعد حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:۔

"یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں۔ وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں۔"

(صفحہ ۵۵)

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مولانا سید عبدالواحد صاحب اعتراض ہے

وہ ان تمام لعنتوں ملامتوں سے لاپرواہو کر حق کا مقابلہ کرنیوالوں کی طرف سے حق کو قبول کرنیوالے پر پڑا کرتی ہیں۔ حضرت اقدس کے سلسلہ میں داخل ہوئے اور ان تمام عہدوں۔ فائدوں اور شہرتوں اور عزتوں کو جو غیر احمدیت کی حالت میں ان کو حاصل تھیں۔ حق کے لئے ترک کیا۔ اور دنیا کی آنکھوں میں ذلیل ٹھہرا۔ پس حضرت کے ارشاد کے مطابق وہ بھی زمرہ ابدال میں شامل ہیں۔ اور ان کے ذریعہ قریباً ایک ہزار شخص اب تک ملک بنگال میں سے سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکا ہے اور حضرت خلیفۃ اوّل و خلیفہ ثانی نے ان کو بیعت کی اجازت دے رکھی ہے۔

خاکسار مہر محمد خان شہاب احمدی مالیر کوٹلوی دارالامان

جناب مولوی امجد علی صاحب کو چیلنج

جناب مولوی امجد علی صاحب سلمہ مطبع اہلسنت بریلی ہداکم اللہ تعالےٰ۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی پر بہتان باندھ کر آپ ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ خدا سے خوف کریں۔ اور اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں میں آپ کی کتاب "بہار شریعت حصہ اوّل" پڑھ کر آپ کی حالت پر افسوس کرتا ہوں۔ آپ نے کس جرأت سے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا مسیح موعود پر اتہام لگائے ہیں۔ اور "بہار شریعت" رسالے کو اپنے لئے وبال بنالیا ہے۔ اور عوام کو دھوکہ میں ڈالکر ظلم عظیم کیا ہے۔ میں آپکے اتہامات میں سے اسوقت دو مثالیں پیش کرکے نہایت زور کے ساتھ آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ

آپ اس کا جواب دیں

یا کم از کم ایک متانت رکھنے والے انسان کی طرح انصاف سے اپنی غلطی کا اقرار کریں۔

گو میں خیال کرتا ہوں کہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی فیض صحبت سے آپ متاثر ہیں۔ اپنی غلطی کا اقرار کرنے کے لئے شاید ہی تیار ہوں۔ لیکن پھر بھی آخر آپ ایک انسان ہیں۔ جہاں تک ایک انسان سے امید کی جاسکتی ہے۔ میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ میرے چیلنج کو پڑھ کر اپنی غلطی سے توبہ کرینگے یا اپنے دعویٰ کا ثبوت۔ اب میں بہت اختصار کے ساتھ آپ کی دو زبردست غلطیاں دکھاتا ہوں۔ جو درحقیقت ایک عظیم الشان مامور الٰہی پر بہتان عظیم ہیں۔ خدا آپ کو ان غلطیوں سے رجوع کی توفیق دے۔

(۱)

آپ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کرتے ہوئے بڑی تحقیر اور طعن کے طریق پر لکھتے ہیں۔

"بلکہ ایسے کی تکفیر میں اسکے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے۔ خود کافر۔ اب اسکے اقوال کو سنئے ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۳۔ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔"

اسمیں آپ نے صفحہ کا حوالہ غلط لکھا ہے۔ صحیح صفحہ ۵۳۳ ہے یہ معمولی بات ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ آپ بڑی دلیری سے دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے ایک اتہام حضرت جری علیہ السلام پر لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ صفحہ ۵۳۳ میں کہتا ہے:۔ "براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے" ہم نے ازالہ اوہام کے مختلف ایڈیشنوں کو دیکھا ہمیں یہ بات کہیں نظر نہیں آئی۔"

مولوی صاحب! افسوس ہزار افسوس۔ آپ ایسا شنیع کذب اور دروغ لکھتے ہوئے خدا سے ذرا نہ ڈرے۔ مولانا۔ قرآن پاک پڑھئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قہری فرمان پڑھ کر کانپ جایئے کہ:۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کوشش کیجئے۔ کہ آپ ایسی وعید کے نیچے نہ آئیں۔ مزید افسوس یہ کہ آپکے اس اتہام سے جناب مولوی حامد رضا خان صاحب بھی غلطی کے کنوئیں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور شاید اعلیحضرت بھی اس میں شریک ہوں۔ جناب حامد صاحب اوّل حضرت نے تو اپنی اعلیٰ قابلیت کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ اوصول نے ایک مرتبہ ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کرم سے کہا تھا کہ آپ براہین احمدیہ کو آسمانی کتاب سمجھتے ہونگے ؟

(۲)

آپ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام کی تکذیب کی غرض سے آپ پر بہتان باندھتے ہیں لکھتے ہیں :۔

"ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۸ میں ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام و وحی غلط نکلی تھیں"

مولانا۔ ایسے ہی بے بنیاد اور لغو اتہامات لگا کر مولانا احمد رضا خان صاحب نے ایک رسالہ قہر الدیان کے نام سے شائع کرایا تھا۔ جو ٹوٹ کر انہیں کے حق میں قہر ہو گیا۔ بلکہ خود خدائی قہر کے پنجہ سے نیست و نابود ہو گیا۔ اب آپ کا اس رسالہ "بہار شریعت" میں ایسے اتہامات لگانا کیا پھل دے گا۔ آپ یاد رکھیں۔ کہ خدا کا مامور آپ کے غلط الزاموں سے زک نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خدا کی تائید اس کے ساتھ ہے۔ جیوں کہہ رہی ہے ؎

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے دشمن تیرے
پر مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالےٰ تیرا

چیلنج

دیتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں۔ جو باتیں آپنے حضرت سیدنا مسیح موعود کی طرف منسوب کی ہیں وہ کہاں ہیں جو فقرے آپ نے سیدنا مسیح موعود کے بتائے ہیں وہ کہاں ہیں۔ جن صفحات کا حوالہ آپنے دیا۔ ان میں یہ فقرے کہیں نہیں۔ اور بالکل نہیں۔ پھر آپ کیوں یہ اتہام خدا کے پاک مامور پر لگاتے ہیں۔ کیا خوف خدا۔ اور دنیا کی حیا کی آپ کو پرواہ نہیں ؟

خاکسار

محمد حبیب احمد احمدی بریلوی آزاد دارالامان

نوٹس بوجہ رمضان المبارک یہ پرچہ بھی حسب اطلاع سابقہ اکٹھا شائع کیا گیا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ بدستور سابق ہفتہ وار شائع ہوگا۔ (مینیجر)

ویدک تعلیم عالمگیر نہیں!

ہندوستان کی نئی مذہبی مگر حقیقتاً پولیٹیکل تحریک یعنی آریہ سماج کے بے دلائل و عادی میں سے ایک دعویٰ ویدوں کے متعلق یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ ویدک تعلیم ہی دنیا میں عالمگیر ہو سکتی ہے۔ دوسری نہیں۔

پس ذیل میں اس دعویٰ کی سچائی کو ویدکی ہی تعلیمی کسوٹی پر رگڑتے ہوئے پرکھتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ ویدک تعلیم کہاں تک عالمگیر کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے۔ اور آریہ سماج کا یہ دعوے کہاں تک اپنے اندر سچائی و حقیقت رکھتا ہے۔ وہو ہذا :۔

"ہے جگدیشور وراجن! آپ ناچنے کے لئے گنتری سے برہمن میں پیدا ہوئے۔ سوت (گویا لڑکا) کو گانے کے لئے۔ گانیوالے نٹ کو دھرم کی حفاظت کے لئے (انکو) پیدا کیجئے ۱۲"

(تفسیر دیانندی ہندی صفحہ ۱۰۲۸ یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۶)

ویدوں میں پرمیشور انسان کو ایسی دعائیں سکھلاتا ہے کہ جنکے پڑھنے سے ایک سلیم الفطرت انسان فوراً کہدیگا کہ یہ کلام پرمیشور کا کبھی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کسی علم موسیقی کے شوقین کا ہوگا۔ جو راگ رلیاں منانے کا از حد شوق نظر آتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کام میں مشغول و مصروف کرنا ضروری سمجھتا ہے تاکہ اسکے کاموں کو دیکھ کر اسے کوئی ملوم نہ بنائے۔

معزز ناظرین! اس قسم کا ایک ہی منتر نہیں بلکہ اور بھی بہت سے ہیں۔ جنمیں سے ایک اور پیش کر کے بتلاتے ہیں کہ خود ایسی تعلیم یا افعال کے متعلق بانی آریہ سماج کس قسم کا فتوے دیتا ہے۔

(۲) "ہے پرمیشور وراجن آپ ..... بین بجانے (اور) ہاتھوں سے داوتر (ایک قسم کا ساز) بجانے اور تونو نامی باجے کے بجانے والے ان سب کو ناچنے کے لئے اور آنند (سرور) کے لئے تالی وغیرہ بجانیوالے کو پیدا و ظاہر کیجئے"

(تفسیر دیانندی بھاشا ہندی یجروید ادھیائے ۳۰ منتر ۶) ۱۰۲۸

سوامی دیانند شارح وید اس لفظی ترجمہ کے نیچے بہاوارتھ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"لوگوں کو چاہیئے کہ ہنسی اور زنا وغیرہ گناہوں کو چھوڑ کر اور گانے بجانے ناچنے وغیرہ کی تعلیم کو حاصل کر کے مسرور ہوویں"

ہم اس پاک تعلیم کی نسبت اپنے الفاظ میں کسی قسم کی رائے زنی کرتے ہوئے اپنے آریہ دوستوں کو کبیدہ خاطر نہیں کرتے بلکہ بجائے اسکے سوامی دیانند کا ریمارک ہی ایسی تعلیم کے متعلق جو انھوں نے کیا ہے۔ کافی سمجھتے ہوئے ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۱۶۶ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"نفسانی لذتوں سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) شکار کھیلنا (۲) چوپڑ کھیلنا (۳) دن میں سونا (۴) شہوانی بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورت کی بہت صحبت نشہ والی چیزوں یعنی شراب (۶) افیون۔ گانجہ بھنگ چرس وغیرہ کا استعمال (۷) گانا (۸) بجانا (۹) ناچنا یا ناچ کرانا سننا اور دیکھنا (۱۰) بیفائدہ ادھر ادھر پھرتے رہنا۔ یہ دس کام (شہوت) سے پیدا شدہ عیب ہیں"

اس عبارت کے اوپر سوامی جی لکھتے ہیں کہ :۔

"جو راجا جان ان نفسانی سے پیدا ہوئے دس عادات بد میں پھنستا ہے۔ وہ "ارتھ" یعنے حکومت و دولت وغیرہ سے اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے" ستیارتھ صفحہ ۱۶۵

ویدمیں تو ویدک اشلوک گانے بجانے ناچنے کی تعلیم کو انسان کے لئے لازمی قرار دیتے ہیں۔ بلکہ لوگوں کو سکھلاتے ہیں کہ تم نٹ اور ناچنے لڑکے وغیرہ کے پیدا کرنے کی مجھ سے استدعا کرو۔ میں دوں گا۔ مگر سوامی جی ہیں کہ وید کی اس تعلیم کا بُرا طرح تانا بانا ادھیڑتے ہوئے بتلاتے ہیں کہ گانا بجانا ناچنا یا ناچ کرانا یہ سب عیب شہوانی ہیں۔ اور انہی دس عیبوں کے متعلق لکھا ہے کہ جو راجا ان کاموں میں پڑتا ہے وہ ملک و دولت و حکومت اور دین سے محروم ہو جاتا ہے۔ سوامی جی کی یہ تعلیم تو بالکل بجا اور درست ہے اور ہم اسپر صاد کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے جو ویدوں پر ہاتھ صاف کیا ہے اس سے ہمارے آریہ بھائی ضرور ناراض ہو جائینگے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ایسی تعلیم کبھی عالمگیر کہلا سکتی ہے۔ کہ جس پر عمل پیرا ہونے سے انسان پاکیزگی و معرفت حاصل کرنے کی بجائے اُلٹا شہوانی خیالات کا بے دام غلام ہو جائے۔ اور پھر مال و جاہ و دولت و حکومت بھی اپنے ہاتھوں کھو دے۔ حالانکہ عالمگیر تعلیم وہ ہو سکتی ہے جو انسان کو بدیوں و بدکاریوں سے نکالکر اعلیٰ معرفت و پاکیزگی کے بلند مینار پر پہنچائے۔ اور مفلسی و قلاشی سے ہٹاکر دولت و حکومت کا وارث بنائے۔

نظیر کے لئے ہم مقدس اسلام کو پیش کرتے ہیں کہ اس کے آنے سے کس طرح عرب کے بدو جوزنا کاری و بدمعاشی۔ شراب۔ جوا اور قتل و کشتی وغیرہ ہزاروں معیوب و مذموم افعال کے مرتکب ہو رہے تھے۔ علم و معرفت کی روشنی سے منوّر ہو کر باخدا انسان بن گئے۔ اور جن کی زندگی کا گذارہ صرف کھجور اور بکری وغیرہ کے دودھ پر تھا۔ اور رہنے کو ٹاٹ یا کمبل کے خیمے میسّر تھے۔ وہ پاک اسلامی تعلیم کی بدولت قیصر و کسریٰ کے وارث بنے۔ اور دنیا سی پرس نہ کرتے ہوئے خدا نے ان کو دنیا کے بہت بڑے حصے کا والی و بادشاہ بنا دیا۔

یہ تو اسلامی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ مگر ویدک تعلیم نے حاصل شدہ دولت دونوں کو بھی ہاتھ سے گنوا دیا۔ یتیں بت ہو گیا۔ دنیا میں اگر کوئی عالمگیر اور زندہ مذہب کہلانے کا مستحق اور جائز حقدار ہو سکتا ہے۔ تو وہ اسلام ہے۔ اور کوئی نہیں۔

اب ایک دو نمونے اس قسم کے اور ناظرین کو مبلغ ہوئے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

"ہے پرمیشور دراجن! آپ لوگ آگ کے لئے لوہے پدارتھ (اشیاء) کو زمین کے لئے بغیر پاؤں کے رینگ کے چلنے والے سانپ وغیرہ کو۔ آکاش اور زمین کے درمیان کھیلنے کو۔ بانس سے ناچنے والے نٹ وغیرہ کو ..... پیدا کیجئے۔"

تفسیر دیانندی بھاشا یجروید ۳۰ ادھیائے ۳۰ منتر ۱۲

ہمارے بھی آریہ بھائیو! ذرا انصاف سے بتلانا کہ ویدوں کی یہ تعلیم جو دعا کی صورت میں ہے عالمگیر ہو سکتی ہے۔ کیا اگر ہر ایک ویدک کے پیرو کی اس دعا کو پرمیشور روزانہ شرف قبولیت عطا کرے۔ اور رینگنے والے سانپ ہر روز ہر ایک آریہ کے گھر پیدا کرنا جائے۔ تو بتلاؤ انسانی زندگی دوبھر ہو گی یا مزے سے کٹے گی۔ پھر بانس سے ناچنے والے نٹ کے پیدا کرنے کی استدعا کرنے کا کیوں حکم دیا گیا۔ براہ نوازش اس نٹ ازم کی فلاسفی سے ہمیں ضرور بہرہ اندوز کیجئے جسکے عوض ہم اور ہمارے تمام قارئین کرام بھی آپ کا تشکر یہ ادا کریں گے۔

غور سے سُن لو! سانپوں کا گھروں میں پیدا ہو جانا انسانوں کے رحمت نہیں۔ بلکہ پرلے درجہ کی زحمت کا موجب ہے۔ شکر ہے کہ انسانی دنیا نے اس تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہو جاتا تو جیسے آج پتو اور کھٹمل موسم برسات میں بلائے درمان ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سانپ انسانی زندگی کے خاتمہ کا ہی باعث ہو جاتے۔ اور یہ خوشگوار زندگی ایک پل میں تلخ ہو جاتی۔

ہاں ہاں اے آریہ بھائیو! اگر حقیقی خوشی و شادمانی سے پُر تعلیم دیکھنا چاہتے ہو۔ تو وہ پاک اسلام کی تعلیم ہے۔ یہ ہمارا دعوےٰ ہی نہیں۔ بلکہ اس پر عمل پیرا ہونے والوں کی مثالیں تاریخ کی اوراق گردانی میں بکثرت پاؤ گے۔ جو کہ اس پر چل کے دنیا و دین کے جائز وارث بنے۔ اور اپنے عمل سے دکھا دیا کہ اگر کوئی مذہب یا تعلیم دنیا میں انسان کے لئے رحمت کا باعث ہو سکتی ہے تو وہ صرف "اسلام" ہے ؛

تیسرا منتر ملاحظہ ہو:۔

"ہے پرمیشور دراجن آپ ..... بہت بولنے والے کو مربادار بہت ( ) کے لئے۔ گونگے کو بڑے کے لئے ..... پیدا و ظاہر کیجئے۔"

یجروید ادھیائے ۳۰۔ منتر ۱۹۔ تفسیر ہندی دیانندی ص ۱۰۳۸

گونگے اور بہت بولنے والے یعنے بکواس اور یاوہ گو کے پیدا کرنے کے لئے ایسی استدعا کس لئے جس معنی دارد افسوس کہ ایسی تعلیم کی معلم کتاب کو اس روشنی و علم کے زمانہ میں بھی ایشوری گیان بتایا جاتا ہے اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس کی تعلیم عالمگیر ہے ؛ فضل حسین مہاجر امروہی قادیانی

مُصلح موعود

مصلح موعود کے بارے میں بعض احباب نے خلافت ثانیہ کے ابتداء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور تحریرات سے ثابت کیا کہ حضرت ممدوح ہی مصلح موعود ہیں۔ علے الخصوص پیر منظور محمد صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل اور میر قاسم علی صاحبان نے مستقل رسالجات بالترتیب بنام سپر موعود مصلح موعود۔ نشان فضل۔ نشان رحمت۔ خلافت محمود و مصلح موعود شائع فرمائے۔ جو کہ بہت سے احباب کے لئے موجب ہدایت و رشد ہوئے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مگر ادھر مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق مصلح موعود تو کجا کلمہ خیر بھی کب سننا گوارا کر سکتا تھا۔ آپ نے بھی المصلح الموعود نام رسالہ لکھ مارا۔ اور باوجودیکہ بحسب عادت خود حضرت اقدس کی تحریرات میں بہت کچھ کتر بیونت کی۔ انکو یہ ماننا پڑا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیاں محمود احمد صاحب کو دہم جولائی والے اشتہار کی پیشگوئی اور سبز اشتہار کے صفحہ ۷ والی پیشگوئی کا مصداق بالفاظ دیگر مصلح موعود مانا ہے۔ مگر نہ تو کامل انکشاف سے ان کو ان پیشگوئیوں کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور نہ الہاماً۔ صرف حضرت صاحب کا اجتہاد ہے۔ اور اجتہاد حجت نہیں۔ حق یہ ہے کہ مولوی صاحب کا یہ بیان بھی نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ اگر حضرت اقدس کے الہامات ہی ان لوگوں کے نزدیک حجت ہوتے۔ تو ان کا معاملہ یہاں تک نہ پہونچتا۔ جیسا کہ ان کے اعمال سے ظاہر ہے۔ جو کہ عنقریب اخیر پر انشاء اللہ تعالےٰ ظاہر کر دیا جائیگا احباب پر پوشیدہ نہیں کہ اب ان کا یہ اعتقاد ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت صاحب کے الہام سے ضعیف حدیث بھی معتبر ہے۔ لیکن ابھی آپ پر ظاہر ہو جائے گا کہ ضعیف حدیث تو کجا۔ صحیح حدیث بھی انکے اپنے آرائے کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہاں تو یہ حال ہے۔ افکلما جاء کم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون۔ جب کبھی کوئی رسول ایسی بات بیان کرے۔ جو ان کے منشاء کے برخلاف ہو۔ تو تجربہ کے بعض کی تکذیب کرنے اور بعض کے قتل کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

آپ نے ایک یہ فقرہ بھی جو بظاہر بہت خوش کن ہے۔ تحریر فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا یہ کہنا اور مسیح موعود کا کہنا برابر نہیں۔ مگر وہاں یہ بھی کھولکر بیان نہیں کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا کہنا برابر ہے یا مولوی محمد علی کا قول فوقیت رکھتا ہے۔ اور وجہ فوقیت کیا ہے۔

اب میں بتوفیقہ تعالےٰ بیان کروں گا کہ سیدنا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نہ صرف حضرت مسیح موعود کے الہامات کے رو سے مصلح موعود ہیں۔ بلکہ آپکے مصلح موعود ہونے کے بارے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا الہام اور خود خدا تعالےٰ کی شہادت موجود ہے ناظرین فیڈ میرے مضمون کو توجہ اور غور سے اول سے آخر تک مطالعہ فرمادیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار صفحہ ۱۷ حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہمنے بیان کی ہے اسکی تعمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجیگا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء"

(۲) ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں حضور والا نے ایک خط بنام مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ جسمیں مندرجہ بالا دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا ذکر کرتے ہوئے یوں تحریر فرمایا ہے:۔

"چنانچہ آپ کو اور اجمالاً سب کو معلوم ہے کہ بشیر کی موت سے پہلے دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی شائع ہو چکی ہے۔ کہ لڑکا پیدا ہونیوالا ہے۔ جو اولوالعزم ہوگا۔ اور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بھی وہ فقرہ الہامی کہ انہوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور بشیر کی موت سے پہلے جب آپ قادیان میں ملاقات کے لئے تشریف لائے تو زبانی بھی اس آنیوالے لڑکے کے بارہ میں آپکو الہام سنا دیا گیا۔ یعنے یہ کہ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ یخلق ما یشاء۔ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

(۳) اسی خط کے اخیر میں لکھتے ہیں:۔

"ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ یہ وہی بشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جسکی نسبت فرمایا اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق ما یشاء"

(نوٹ) ان تینوں عبارات کی جڑھ دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار ہے۔ جسمیں لکھا ہے۔

"ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔"

ان تینوں حوالجات کو بنظر غور و تدبر مطالعہ کرنے سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح کو ایک عظیم الشان بیٹے محمود احمد نام کی قریب مدت میں بشارت دیتا ہے۔ جو اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء

(۴) متذکرہ بالا تینوں حوالوں سے اخیری حوالہ ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء کا ہے۔ اس سے ٹھیک چالیسویں دن بعد ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضور کے مشکوٰۃ معلی میں ایک فرزند ارجمند تولد ہوتا ہے۔ جس کا نام متذکرہ بالا الہامات و بشارات کے پورا کرنے کی خاطر سے محمود رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ حاشیہ اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء (سبز اشتہار) میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طرح سے چاہتا ہے۔ پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے ..... مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ زراہ دور آمدہ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اگر اسی قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے۔ ظہور میں آئی۔ تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ بفضلہ تعالےٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔"

اب ظاہر ہے کہ حضرت صاحب کو جو اللہ تعالےٰ نے ایک بیٹا محمود نام عطا فرمانے کا وعدہ دیا تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بروئے مندرجہ بالا حوالہ کے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پورا کر دیا۔ یہ سچ ہے کہ بوقت پیدائش اس بیٹے کے حضرت اقدس کو کوئی الہام یا وحی اس کی تعیین کے بارے میں نہیں ہوئی۔ کہ یہی وہ موعود محمود ہے۔ مگر اپنے اللہ کے بھروسہ پر وعدہ الٰہی اور الہام الٰہی کے پورا کرنے کے لئے اس بیٹے کا نام محمود رکھ دیا۔ اور یہ کہدیا کہ اگر یہی موعود محمود ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسی کو عمر والا کرے گا۔ ورنہ میعاد کے اندر اور عطا کر دیگا ہر حال وعدہ الٰہی پورا ہو کر رہے گا۔ اسکے بعد جناب میاں بشیر احمد صاحب ایک الگ پیشگوئی کے ماتحت پیدا ہوئے۔ اور جناب میاں شریف احمد صاحب ایک الگ پیشگوئی کے ماتحت پیدا ہوئے۔ اور میاں مبارک احمد صاحب مرحوم ایک الگ پیشگوئی کے ماتحت پیدا ہوئے۔ کیا مولوی محمد علی یا کوئی اور سخت ترین معاندین میں سے اس امر کا ثبوت حضرت صاحب کی تحریرات یا تقریرات سے دے سکتا ہے۔ کہ کسی وقت حضرت اقدس نے اپنی بعد کی زندگی میں پسر موعود محمود نام کے متعلق تردد ظاہر کیا۔ یا اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق انتظار کیا۔ ہرگز نہیں کیا۔ اور ہرگز ایک لمحہ کے لئے بھی تردد نہیں کیا۔ بلکہ برخلاف اسکے جب کبھی نشانات الٰہی کے ذکر کا محل اور موقعہ پایا۔ ہر ایک بیٹے کو اسی کی بشارت کے ذیل میں بیان کیا ازانجملہ سیدنا محمود احمد صاحب کو ایک خاص نشان کے رنگ میں متذکرہ بالا پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے بارہ میں پیش کیا۔ کیا اہل اللہ کا یہی شیوہ ہوتا ہے۔ کہ محض ایک فکی بات کو نشان الٰہی کے رنگ میں پیش کر دیا کرتے ہیں۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی مطالبہ کے وقت کچھ تو شرم و حیا سے کام لیا جانا چاہیئے۔

مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ حضرت اقدس کے سب بیٹے موعود تھے۔ لیکن انہیں مصلح موعود کوئی نہیں۔ بہت خوب۔ یہ تو ظاہر ہے کہ سیدنا محمود احمد صاحب حضرت مسیح موعود ہی کے فرزند رشید ہیں۔ پس اگر وہ موعود محمود نہیں جس کا ذکر دہم جولائی والے اشتہار میں آیا۔ تو پھر آپ فرما دیں کہ وہ کس پیشگوئی کے موعود ہیں۔ بہرحال یہی جواب دینا پڑیگا کہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء وغیرہ والی پیشگوئیوں کے۔ اور یہ کہنا کہ آئندہ چار صدی کو وہ موعود ہونیوالا ہے صرف طفل تسلی ہے۔

اب میں خدا کے فضل سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الہامی شہادت پیش کرتا ہوں۔ کہ سیدنا محمود احمد صاحب ہی موعود محمود ہیں کہ جو حسن و احسان میں اپنے والد بزرگوار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر اور اولوالعزم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ التبلیغ مشمولہ آئینہ کمالات اسلام میں مصلح موعود والی پیشگوئی کا ذکر فرماتے ہوئے صفحہ ۵۷۵ پر ایک حاشیہ درج فرماتے ہیں:۔

"قد اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوج و یولد لہ فنفی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولدا مما یشابہ اباہ و لا یاباہ و یکون من عباد اللہ المکرمین و السر فی ذلک ان اللہ لا یبشر الا بنبیاء و الاولیاء بدرجۃ الا اذا قدر تولید الصالحین و ھذہ ھی البشارۃ التی قد بشرت بھا من سنین و من قبل ھذا الا عرنی لیعرفنی اللہ بھذا العلم فی اعین الذین یستشرون و کانوا للمسیح کالمجلودین"

جس کا ترجمہ یہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ بالتحقیق مسیح موعود ایک نکاح کریگا۔ اور اس کے لئے ایک بیٹا ہوگا۔ پس اس میں اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو ایک ایسا فرزند صالح عطا فرمائیگا۔ جو (حسن و احسان میں) اسی کے ہمرنگ ہوگا۔ اور اس کے مخالفین میں سے نہ ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے مکرم بندوں میں سے ہوگا۔ اور اسمیں سر یہ ہے کہ بالتحقیق اللہ تعالےٰ انبیاء اور اولیاء کو تب ہی اولاد کی بشارت دیتا ہے۔ جب پہلے اس نے مقدر کر لیا ہو۔ کہ ان کو صالح اولاد عطا فرمائے گا۔ اور یہ وہی بشارت ہے۔ جو کئی برسوں سے اس دعوے (مسیح موعود ہونے) سے پہلے مجھے ابذریعہ الہامات متواترہ) بشارات دی جارہی ہیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ اس نشان کے ذریعہ متلاشیان حق کو صحیح معرفت عطا فرمائے۔ ہر اس شخص کے لئے جس کی فطرت میں کچھ بھی مادہ صلاحیت ہے یہ حاشیہ بالکل فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ سیدنا محمود احمد صاحب جو کہ الہام "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے یقینی مصداق ہیں (جیسا کہ اوپر ثابت ہو چکا ہے) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بھی صحیح مورد ہیں۔ کیونکہ یولد لہ کے معنے از روئے قواعد زبان عرب یہی ہیں۔ جو کہ حضرت اقدس نے کئے ہیں اور جو اوپر درج ہیں۔ یعنے یشابہ اباہ و لا یاباہ اپنے باپ کے ہمرنگ ہوگا۔ مخالف نہ ہوگا۔ جو کہ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے بالکل مرادف ہیں۔ سبحان اللہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کے لئے یہ کتنا بڑا عظیم الشان نشان ہے۔ کہ پہلے اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مسیح کے لئے یتزوج و یولد لہ کا الہام کرتا ہے۔ پھر تیرہ سو سال بعد قبل اسکے کہ اپنے بندے کو اطلاع دے۔ کہ تو مسیح موعود ہے۔ الہام کرتا ہے۔ کہ تجھے ایک بیٹا عطا کیا جائیگا جو حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اللہ اکبر کتنا بڑا عظیم الشان نشان ہے۔ یہ نادان دوست کہتے ہیں کہ وہ محمود موعود جو "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کا مصداق ہے۔ ابھی چار سو برس بعد ہوگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا عقل ماری گئی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس پسر موعود کو مسیح موعود کی صداقت میں پیش کرتے ہیں اور یہ نامرید ہیں کہ اس نشان کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ اے عقل کے اندھو!

* مولوی محمد علی کہتا ہے کہ میاں صاحب نے جماعت کو حضرت صاحب کے برخلاف راہ پر ڈالدیا وہ ان الفاظ پر غور کرے *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوش میں آؤ۔ اگر تم (اس مولود موعود محمود احمد نام جو حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہے) کا انکار کرو گے۔ تو گویا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی پیشگوئی کا انکار کرو گے۔

پھر حضرت اقدس یولد لہ کے انہی معنوں کی تائید حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۶ میں بھی کرتے ہیں۔ جہاں لکھا ہے:۔

"یولد لہ ولدا صالحا یضاھی کمالاتہ ولا فما التخصیص فی اولاد فقط اوجود الاولاد امر مستبعد فی خیر المسیح"

یعنے اس کا ایسا صالح بیٹا ہوگا۔ جو کمالات میں اسکے ہمرنگ ہوگا۔ ورنہ صرف اولاد کا عطا کرنا کیا خصوصیت رکھتا ہے۔ کیا سوائے مسیح موعود کے دوسرے کے لئے اولاد کا ہونا امر محال ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ سیدنا محمود احمد صاحب سلمہ ربہ کو اس پیشگوئی حسن و احسان میں نظیر ہونا گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا تکذیب کرنا ہے۔ جس سے مومن کو ڈرنا چاہیئے۔

یہ جو کچھ بیان ہوا ہے۔ یہ تو صرف جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لفظ یولد لہ کی تشریح کے متعلق ہے۔ لیکن اس کے پہلے یتزوج بھی موجود ہے۔ یعنی مسیح موعود ایک نکاح کرے گا۔ جو کہ اپنی عظمت میں ایک نشان کی صورت رکھتا ہوگا اللہ تعالےٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کا کس قدر عظیم مرتبہ ہے۔ کہ اس کے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیشگوئی الہام کرتا ہے۔ پھر تیرہ سو برس بعد وہی الفاظ کسیقدر پیرایہ بدلکر مسیح موعود کو بطور ایک نشان کے الہام کر دیتا ہے۔ چنانچہ یولد لہ کی طرح یہاں بھی دعوے مسیحیت سے پہلے آپ کو الہام کیا جاتا ہے "اذکر نعمتی رئیت خدیجتی" رسالہ اربعین میں حضور علیہ السلام نے اسپر یہ شرح درج فرمائی ہے۔ "یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور یہ خصاص الہام کا ہے۔ جسمیں کئی برس پہلے خبر دیگئی تھی یعنے مجھے بشارت دیگئی تھی۔ کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی یا پیشگوئی حدیث یتزوج ویولد لہ پوری ہو جائے۔ یہ حدیث اشارہ کر رہی ہے۔ کہ مسیح موعود کو خاندان سادات سے تعلق داماد ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعود کا تعلق جس سے وعدہ یولد لہ کے موافق صالح اور طیبہ اولاد پیدا ہو۔ اعلےٰ اور طیب خاندان سے چاہیئے۔ اور وہ خاندان سادات ہے۔ اور فقرہ خدیجتی سے مراد اولاد خدیجہ یعنی بنی فاطمہ ہے۔" پھر یہی الہام بمعہ دیگر الہامات کے تریاق القلوب میں درج فرما کر صفحہ ۷۰ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "سو اس نے ایک نئے خاندان کے لئے مجھے اس الہام میں ایک نئی بیوی کا وعدہ دیا۔ اور اس الہام میں اشارہ کیا کہ وہ تیرے لئے مبارک ہوگی۔ اور تو اس کے لئے مبارک ہوگا اور مریم کی طرح اس سے تجھے پاک اولاد دی جاویگی سو جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا۔ ایسا ہی ظہور میں آیا۔"

اب ان صاف اور روشن بینات کے ہوتے ہوئے۔ جو کہ بمنزلہ آیات محکمات کے ہیں متشابہات کی پیروی کرنا اور عمداً کجی کی راہ اختیار کرنا پاکیزہ فطرت انسان کا کام نہیں۔ حضرت اقدس نے جو ایک آدھ جگہ یتزوج کی مصداق محمدی بیگم کو قرار دیا ہے۔ یا میاں مبارک احمد مرحوم کو تین کو چار کر تو الا کہہ کر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء عدد والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ یہ ایک اجتہادی غلطی ہے جو انبیاء سے ہو جایا کرتی ہے۔ اور ایسے ابتلاء سے پاک و مبرا میں تفریق کرنا اللہ تعالےٰ کا منشاء ہوتا ہے۔ چنانچہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے علاوہ دو اجتہاد کو واقعات سے غلط قرار دیا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی ان کو منسوخ قرار دیا ہے۔ مگر پھر بھی الذین فی قلوبھم زیغ کے مصداق فتنہ ہی کی طرف جاتے ہیں ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

اب جب ثابت ہو گیا کہ بموجب پیشگوئی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و بروئے تحقیقات والہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موجودام المومنین صاحبہ سیدہ خاتون رضی اللہ عنہا موعودہ زوجہ مطہرہ مسیح موعود ہیں۔ اور آپ کا پاکباز اور طیب بر بیٹا سیدنا محمود احمد صاحب سلمہ ربہ پسر موعود ہیں۔ تو اب آپکے مصلح موعود ہونے کے بارے میں تردد رکھنا عمداً جادۂ صواب سے منحرف ہو کر ظلمت اور ضلالت کے چاہ میں پڑنا ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پاک کلمات یتزوج ویولد لہ کیسے مبسوط اور حاوی ہیں اور کسقدر رابع ترتیب سے واقعہ ہوئے ہیں۔ کہ ان کی موجودگی میں نہ تو یہ کہنا جائز ہے کہ وہ عظیم الشان موعود پھر کسی وقت پیدا ہوگا۔ کیونکہ اسکے لئے زوجہ کی شرط موجود ہے۔ اور آئندہ نسل کی کوئی خاتون خواہ اسی خاندان سے ہی کیوں نہ ہو۔ زوجہ محترمہ مسیح موعود کی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس کو زوجۂ مسیح موعود کہنا خلاف قرآن کریم ہے۔ کیونکہ وہ محرمات سے ہوگی اسی طرح یہ کہنا بھی جائز نہیں۔ کہ وہ مولود روحانی تعلقات کی بنا پر ہوگا۔ اب ہو یا آئندہ۔ کیونکہ وہ زوجہ غیر از مسیح موعود کا مولود ہوگا۔ جو کہ منافی پیشگوئی نبوی کے ہے اللھم صل علےٰ محمد وآل محمد وبارک وسلم

انک حمید مجید

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حاشیہ متذکرہ بالا میں ایک فاضل الٰہی کا بھی ذکر فرمایا ہے جس کو

---

* بعض غبی اور بلید الذہن یہ تو مانتے ہیں کہ "حسن و احسان میں نظیر ہوگا" کے صحیح مصداق حضرت میاں محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ مگر اس سے صرف اسقدر مراد لیتے ہیں کہ میاں صاحب بھی حضرت مرزا صاحب کی طرح خوبصورت ہیں۔ اور چونکہ مدیہ والے بھی ہیں۔ لوگوں پر احسان بھی کرتے ہیں۔ وہ "کمالات" کے لفظ میں غور کریں۔ اور عرق ندامت میں غرق ہوں۔

محمد الدین

* حضرت نعمت علی شاہ ولی کا یہ الہام بھی اسی حدیث کی شرح اور تائید ہے ؎ بسر شن باد گارے بینم

محمد الدین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زلزلہ سے ہولناک نقصان جان و مال

کوہ کلوٹ میں ۲۰ مئی کو شب کے پچھلے پہر سے آتش فشانی کا آغاز ہوا۔ جس نے ضلع کیدار میں عام پریشانی و مصیبت پھیلا دی۔ سرشنبہ کو ڈیڑھ بجے نصف شب کے بعد کلوٹ سے زور کی گڑگڑاہٹ مسموع ہونے لگی۔ جو بجلی کی کڑک کی طرح دہشت ناک تھی اور ساتھ ہی روشنی کے شعلے آسمان کی طرف اٹھتے نظر آتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جس ہوٹل میں مس موصوفہ فروکش تھیں۔ اس کے خادم نے چلا کر کہا۔ کہ مواد آتشیں بڑھا چلا آتا ہے۔ پتھر کی بڑی بڑی سلیں نیچے زمین کی طرف لڑھک رہی ہیں۔ جن میں سے بعض دور فاصلہ پر جا پڑیں اڑتی ہوئی راکھ سے گھنا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ اس اثنا میں جھیل کلوٹ کی گرم پانی کی گدلی نہر نے جو لحظہ بہ لحظہ جسامت میں بڑھتی اور تیز رفتاری میں تیز تر ہوتی جاتی تھی۔ بلنار نامی شہر کی سمت رخ کیا۔ مس موصوفہ لکھتی ہیں۔ کہ ہم ساکنین ہوٹل نہ جانتے تھے کہ کیا کریں۔ اتنے میں اسسٹنٹ ریزیڈنٹ کی بیوی ایک موٹر میں آئی۔ اور اس نے ہم سے کہا کہ موٹر میں سوار ہو جاؤ۔ میں تمہیں حفاظت کی جگہ پہنچا دونگی۔ آپ گرم کے تیز رو دوبارہ کے حملے سے بچنے کے لئے ہم چوبیس آدمی موٹر سوار ہو گئے۔ یاں جہاں کہیں ممکن ہو سکا موٹر سے لٹک گئے فی الواقعہ یہ ہماری بڑی خوش قسمتی تھی۔ کہ اس تباہی سے بچ گئے۔ جس نے پچاس ہزار نفوس کو قبل از وقت موت کا شکار بنا دیا۔ لمس میل بلا کی چوڑائی دس میل اوسط عمق چار فیٹ تھا۔ جہاں سے گزرا اسے خاک سیاہ کر ڈالا۔ یہ جیل کی موٹی دیواروں سے کل گیا۔ ارلمنار کے ریلوے اسٹیشن۔ انجنوں۔ گاڑیوں وغیرہ پر چھا گیا۔ بلنار میں اس نے ہر چھوٹے بڑے گھر کا صفایا کر ڈالا۔ مونگی اور سرکٹ اسی طرح ہدف تباہی ہوئے۔ اور تمام ضلع کیدار میں مواشی پر سخت آفت نازل کلوٹ کے قریب دیہات جھیل سے نکلے ہوئے دریا کے زیادہ ہدف ہوئے۔ بقول مس گریون اس کھولتے ہوئے پانی کی روانی تین گھنٹے جاری رہی۔ ایک یوروپین کو جو بستر پر تھا پانی کئی میل بہا لے گیا۔ گرد و غبار کا طوفان دور دور تک رہا۔ جس کی سختی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ شکر و قہوہ کا ایک بڑا ذخیرہ تباہ ہو گیا۔ اور نیز اس نے دن کی رات بنا دی۔ بہت سے یوروپینوں کا تمام اثاثہ ضائع ہو گیا۔ اور پندرہ یوروپینوں کی جانیں کھولتے ہوئے پانی کی نذر ہوئیں۔ بلنار میں تمام چینی کیمپ ناپید ہو گیا۔ ۱۲۳۶ لاشیں کیچڑ میں لت پت پائی گئیں۔ نیدرلینڈ کے کونسل جنرل کو گورنر جنرل ڈچ انڈیز سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے۔ کہ تلف شدگان اور مفقود الخبروں کی تعداد پندرہ ہزار تخمینہ کی جاتی ہے۔ جانوں کے نقصان کے علاوہ سرکاری بیان ہے۔ کہ چالیس ہزار ایکڑ پر جو دھان بویا ہوا تھا۔ وہ برباد ہوا جسے قحط کے زمانہ میں بہت بڑا نقصان سمجھا جاتا ہے۔ جزیرہ کے جنوب مشرقی حصہ میں شکر کے کھیتوں کو بھی سخت ضرر پہنچا ہے۔ اگر بارش نہ ہوئی۔ تو کچھ بھی میسر نہ ہو گا۔ ریلوے لائن بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ جس کی مرمت میں دو ماہ صرف ہونگے۔ گورنمنٹ مصیبت زدوں کی امداد میں سرگرمی سے مصروف ہے برباد شدہ قیمتی جائیداد کا تخمینہ ۲۰ کروڑ روپیہ کیا گیا ہے۔ اس آتش فشانی کی بہت بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ آتش فشانی سے بہت بڑا نقصان دفوع میں آیا بالخصوص بلنار میں ۲۰۰ دیہات بالکل خاک سیاہ ہو گئے ہیں کوہ آتش فشاں سے تین کوس پانی کی نہریں نیچے کی طرف رواں ہوئیں +

ان لوگوں نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ لکھا ہے۔ ان اللہ لا یبشر الا انبیاءہ والاولیاء بہ ریتہ الا اذا قدر تولید الصالحین۔ یعنے بالتحقیق اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو تب ہی اولاد کی بشارت دیتا ہے جب پہلے مقدر کر لیتا ہے۔ کہ ان کو صالحین پیدا کریگا +

جائے غور ہے کہ ان مدعیان بیعت مسیح موعود کے نزدیک کیا حضرت مسیح موعود جملہ اولیاء میں سے بھی ہیں یا نہیں۔ اور اگر ہیں تو پھر ان کی اولاد کو اس قانون الٰہی سے خارج کر دینے میں انکے پاس کیا دلیل ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ان کی فطرتیں ضد اور تعصب کے باعث مسخ ہو گئی ہیں۔ کیا سچ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے۔ طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود۔ خود کفنی ثابت کہ ہستی فاجرے۔ کہتے ہیں کہ مصلح موعود کے الہامی تعیین دکھاؤ۔ کیا جو کچھ مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے الہامات میں عہدہ دیا ہے۔ آپ نے اسکو تسلیم کیا؟ جبکہ فرمایا۔ یا ایھا النبی اطعموا الجائع المعتر۔ مگر اپنے اجتہاد اول کو ہی مقدم رکھا۔ پھر اہلبیت کی نسبت الہام ہوتا ہے۔ ان اللہ معک ومع اھلک ومع کل من احبک۔ یعنی اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہے اور تیرے اہل کے ساتھ ہے اور ہر اس شخص کے ساتھ ہے جو تیرے ساتھ محبت کرے۔ اس الہام الٰہی نے ثابت کر دیا کہ اہلبیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ڈبل معیت ہے۔ ایک اہل بیت ہونے کے لحاظ سے دوسرے محبت کرنیوالوں میں سے اول الذکر ہونے کے لحاظ سے۔ بلکہ الہام کی ترتیب پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کو محبتین سے مقدم کرنے سے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ حضرت صاحب سے وہی محبت کریگا۔ جو اہل بیت سے کریگا کیونکہ جس نے اہلبیت سے دشمنی کی تو پھر خدا کی معیت اسکے ساتھ کہاں ہو جائیگی۔ کیونکہ دوست کا دشمن بھی دشمن ہی ہوتا ہے اس سے دوستی کیسی۔ اسی کی تائید میں حضرت اقدس کا وہ قول ہے جو براہین احمدیہ صہ ۵۱۳ میں اسطرح درج ہے۔ اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی سر یہی ہے کہ اغراض و اوامر الٰہی میں محبت اہلبیت کو بھی عظیم دخل ہے۔

اے گروہ مبائعین آپ کو مبارک ہو اور نم سجدات شکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک میں خاص رعایت

چونکہ یہ مہینہ خدا تعالیٰ کی شمائل کے خاص فضل اور برکات کے حصول کا مہینہ ہے اور ہر نیکی کا اجر عظیم ملتا ہے اس لئے خاکسار ایڈیٹر فاروق بھی بدستور سابق جیسا کہ ہر سال فاروق بک ایجنسی کی کتابوں پر رعایتی اعلان کیا کرتا ہے۔ اس ماہ مبارک کے لئے مندرجہ ذیل رعایتوں کا اعلان کرتا ہے جو صاحب یکم شوال یوم عید الفطر تک درخواست بھیجیں۔ وہ یہ رعایت حاصل کر سکتے ہیں اور جن دوستوں کو بعد رمضان یہ پرچہ ملے وہ بھی اس بات کے مستحق ہونگے کہ اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں بشرطیکہ وہ تعمیل سے اپنی درخواست میں یہ لکھدیں کہ ان کی نظر سے بعد رمضان المبارک یہ پرچہ گزرا ہے اور ایسی درخواستوں کے لئے صرف ۳۰ جولائی ۱۹۱۹ء تک معیار ہوگی۔

پہلی رعایت جو رمضان المبارک میں خریداری کا خط فاروق کی درخواست کرے نقد قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان سے آئندہ فاروق کا بجائے چار روپیہ کے نصف دو روپیہ لیا جائیگا

دوسری رعایت جو صاحب درخواست کے ساتھ نقد قیمت ارسال کریں ان سے احمدی رسالہ کی قیمت بجائے دو روپیہ کے ایک روپیہ نصف قیمت سال رواں کی لیجائیگی۔

تیسری رعایت جو صاحب نقد قیمت درخواست کے ساتھ ارسال کریں ان سے صرف تبلیغ رسالت جلد اول یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت جری اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی نصف قیمت بجائے ایک روپیہ کے ہر لی جائیگی۔

چوتھی رعایت مندرجہ کتابوں کی قیمت رعایتی جو کہ ہر ایک کتاب کے نیچے لکھی گئی ہے۔ لی جائے گی احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

علماء خلف - مولوی ثناء اللہ امرتسری اور موجودہ زمانہ کے علماء کا جھٹا قابل دید ہے۔ ۱ر

آئینہ حق نما ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ الہامات مرزا کا مکمل اور مفصل جواب لاجواب ہے ۱ر

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی فیصلہ خدا کی برسلمات ثنائی - ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار مولوی ثناء اللہ کس آخری فیصلہ و اے اظہار کا جواب ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امرت سری مکذب کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ مگر وہ بھاگ گیا۔ یہ تینوں رسالے ہر ایک احمدی کو اپنے پاس رکھنے ضروری قیمت ہر ۸ر

ختم نبوت کی حقیقت ان تمام حدیثوں کا جواب ہے جو غیر احمدی علماء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوۃ ختم ہو جانے اور نہ آنے کے ثبوت میں پیش کیا کرتے اور ختم نبوۃ کی حقیقت کھول کر بیان کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

شدھی کی اشدھی آریوں کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے زبردست کتاب اخاص پانچسو روپیہ قیمت ۴ر

پیدائش عالم دیانندیوں کے عقیدہ کا رد جو کہتے ہیں کہ دنیا کا سلسلہ ازلی ہے۔ پیدا شدہ نہیں۔ قیمت ۲ر

ازالۃ الشکوک آریوں کے بیس اعتراضوں کا جواب جو وہ اسلام پر کرتے ہیں۔ قیمت ۱ر

ویدک توحید کا آئینہ آریوں کے ویدوں سے بت پرستی کا ثبوت۔ اور توحید کا لعدم ۱ر

جو قیمت ہر کتاب کے ساتھ لکھی گئی ہے یہ رعایتی ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریداران۔

مینجر فاروق۔ قادیان۔
(دارالامان - گورداسپور)

پہلی بشارت "بحقیقت" نام سے احمدی رسالہ کا حصہ سوم و چہارم خدا کے فضل سے شائع ہو گیا ہے۔ اس میں موشگیری یعنی کتاب چشمہ ہدایہ کا جواب مسمی بہ تالیف و اشاعت قادیان کی طرف سے شائع ہوا ہے فاروق بک ایجنسی قادیان سے قیمت ۶ر محصول دستیاب ہوگا۔

دوسری بشارت اخی المعظم سید عبداللہ الدین صاحب سکندرآبادی کا وہ مقبول عام تبلیغی مضمون جو فاروق نمبر ۱۵، ۱۶ میں زیر عنوان "انسان کس طرح حقیقی کامیابی حاصل کر سکتا ہے" شائع ہوا تھا نہایت خوبصورت سائز اور عمدہ کاغذ اور خوشخط لکھائی چھپائی سے مزین ہو کر بصورت ٹریکٹ نکلنے والا ہے۔ احباب اس ٹریکٹ کو اعلیٰ طبقہ میں تقسیم کرنے کے لئے ثواب حاصل کریں سید صاحب نے دو صد کاپی اور جناب حافظ سید عبدالوحید صاحب تاجر زین منصوری نے ایک صد کاپی اسی خریدی دو دیگر شائقین بھی جلد خریداری کی درخواستیں ارسال کریں۔

تیسری بشارت امر رفع ثنائی - جس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کا وہ پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء حرف بحرف سطر بہ سطر صفحہ بہ صفحہ نقل کر کے شائع کیا گیا تھا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ یہ پرچہ ایسا ہے کہ ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے اور غیر احمدیوں میں امرت سری کے دجل کو ظاہر کرنے کے لئے اس رفع کا تقسیم کرنا بہت بڑی ثواب کا کام ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ دو قسم کے کاغذ پر اس کو طبع کرایا جائے۔ قسم اول جو احمدی احباب اپنے پاس رکھیں اور قسم دوم جو غیر احمدیوں میں تقسیم کیا جائے۔ قسم اول کی قیمت ۱ر قسم دوم کی ۱ر علاوہ محصول ڈاک کے مقرر کی گئی۔ احباب جلد مطلع فرماویں کہ وہ کس قدر پرچے خرید کر تقسیم کرینگے تاکہ اسی قدر تعداد میں طبع کرائے جاویں ورنہ پھر تیسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ یہ پرچہ لاکھوں کی تعداد میں احمدیوں کو مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ اور جس جگہ نثار اللہ جائے یا اس کا اثر ہو وہاں اس پرچہ کو کافی تعداد میں لوگوں میں تقسیم کرنا موجب ثواب اور ہدایت خلق اللہ ہوگا۔

(یہ رسالہ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی رنر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر اکرم خاکسار علی پریذائر فاروق منزل سے شائع کیا)